از قلم : محمد رمضان جانباز السلفی
فیصل آباد

بھائی ضیاء الحفیظ شہید رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں

جب سے جہاد افغانستان شروع ہوا ہے ۔ عرب و عجم سے تعلق رکھنے والے بے شمار فرزندان توحید روسی گماشتوں اور باطل و طاغوت کے خلاف لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کر چکے ہیں ۲۵ اگست کو خطیب اسلام جناب قاری عبد الحفیظ صاحب فیصل آبادی کے جواں سال ۔ ہونہار ' بہادر ' بے باک ' سترہ سالہ جیالے فرزند ضیاء الحفیظ افغانستان میں بے دینوں ' ظالموں اور طاغوتی طاقتوں کے خلاف سینہ سپر ہو کر جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے ۔ ضیاء الحفیظ شہید کافی عرصے سے افغانستان کے جنگی محاذوں پر دشمن کے سامنے سینہ سپر تھے ۔ اور وہ بڑے تجربہ کار مجاہد تھے ۔ اسی لئے انہیں مجاہدوں کے ایک دستے کا کمانڈر بنایا گیا تھا ۔ ضیاء الحفیظ کے ساتھی مجاہد بتاتے ہیں کہ بموں اور گولیوں کی بوچھاڑ میں گولیاں ضیاء کے سینے میں اور گردن پہ لگیں اور خون کا ایک فوارہ نکلا ۔ ضیاء کے خون سے اس وقت ایسی خوشبو آئی کہ زندگی بھر ہم نے کبھی ایسی خوشبو نہیں سونگھی تھی شہادت کے وقت ضیاء کی آنکھیں آسمان کی طرف لگی ہوئی تھیں جیسے کہ رہی ہوں ! اے اللہ اب تو راضی ہو جا ۔ شہادت کے بعد ضیاء الحفیظ شہید کو لاکھوں شہداء کے مدفن کی جگہ سرزمین افغانستان کے وسیع قبرستان میں سپرد خدا کیا گیا ۔

۳۱ اگست کو شہادت کی اطلاع آئی اور یکم ستمبر کو اقبال پارک دھوبی گھاٹ کے وسیع میدان میں شیخ جمیل الرحمٰن ضیاء شہید اور دوسرے شہداء کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی جس میں ملک کے طول و عرض سے آئے ہوئے علماء اور ہزاروں لوگوں نے شرکت کی ' ضیاء الحفیظ شہید کی مجاہدانہ سرگرمیاں اس وقت شروع ہوئی تھیں جب علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ علیہ شہید ہوئے تھے ۔ قاری صاحب کہتے ہیں کہ ضیاء اکثر مجھے کہا کرتا تھا کہ ابا جی جب تک میرے جسم میں جان باقی ہے میں لڑوں گا علامہ

صاحب کے دشمنوں کے خلاف ' باطل اور طاغوت کے خلاف ' ظالم و جابر حکمرانوں کے خلاف میں لڑتے لڑتے علامہ صاحب کے مشن کے لئے جان دے دوں گا مگر ہمت نہیں ہاروں گا واقعی پھر مجاہد لڑا اور بے جگری سے لڑا واقعی ۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

اپنے جواں سال لخت جگر کی شہادت پر قاری عبد الحفیظ صاحب کا صبر اور حوصلہ قابل تعریف ہے مومن کی تو شان ہی یہ ہے کہ وہ دکھ تکلیف اور مصیبت کے وقت صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا ۔ قاری صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں دعا کیا کرتا تھا کہ اللہ اگر میرے بیٹے کو شہادت نصیب ہو تو گولی اس کے سینے میں لگے ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا بیٹا پیچھے بھاگ رہا ہو اور گولی اس کی پیٹھ میں لگے اور میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہ رہوں ۔ میں خوش نصیب ہوں کہ اللہ رب العزت نے میری دعا قبول فرمائی اور گولی میرے بیٹے کے سینے میں لگی ہے ۔ بوڑھے ماں باپ کا سہارا ' چھوٹے بہن بھائیوں کا لالہ جی ' بہنوں کا لاڈلہ بھائی جو ضیاء کے فراق میں بڑی غمزدہ ہیں اپنے ابا جی سے پوچھتی ہیں ابا جی چن ویر کہاں چلا گیا ہے ۔ دوستوں کو ضیاء جیسا مخلص ' ملنسار ' ہنس مکھ دوست نظر نہیں آتا ۔ چھ ستمبر کے خطبہ جمعہ میں جب قاری صاحب نے اپنے اس بیٹے کی شہادت کا تذکرہ کیا تو ہزاروں کے مجمع میں کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جو اشکبار نہ ہوئی ہو آج ضیاء کا ہر ملنے والا دوست اس کی جدائی میں تڑپ رہا ہے اور کہہ رہا ہے ۔

آتی رہیں گی یاد ہمیشہ یہ محبتیں
ڈھونڈا کریں گے ہم تمہیں فصل بہار میں

ضیاء الحفیظ کی شہادت ایک کرن ہے روشنی ہے غیرت مند نوجوانوں کے لئے (علامہ صاحب کہا کرتے تھے کہ جینا غیرت مند کا) اگر ہم واقعی اپنے مسلک کی غیرت ہے تو پھر جہاد کریں ۔ باطل ' طاغوت ' بدیسی طاقتوں ' اور ارباب اقتدار کے خلاف جو

بقیہ صفحہ ۱۸ پر